اس مقصد کے لیے حسب ذیل اقدامات ناگزیر ہیں:

۱) عوام کے بنیادی اور جمہوری حقوق کی بحالی

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ آمریت عوام میں ہمیشہ احساس محرومی کو جنم دیتی ہے۔ وہ بجا طور پر محسوس کرتے ہیں کہ قومی امور سے ان کا کوئی تعلق ہے نہ فیصلوں اور پالیسی سازی میں ان کا کوئی حصہ ہے۔ پارلیمنٹ بے اختیار ہو، اور فیصلے فرد واحد کر رہا ہو تو عوام کی آواز اقتدار کے ایوانوں تک پہنچ ہی نہیں پاتی۔ ملک حقیقی عوامی قیادت سے محروم رہتا ہے اور حکمرانوں اور عوام کے درمیان فاصلے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ صدر بشیر اپنے اقتدار کے بیس سال مکمل کرنے والے ہیں۔ اس مدت میں عموماً کوئی بھی ڈکٹیٹر اپنی عدم مقبولیت کی آخری حد کو پہنچ چکا ہوتا ہے۔ صدر بشیر کے خلاف بھی کچھ مدت پہلے تک سوڈانی عوام کے جذبات عام طور پر ایسے ہی تھے۔ اس فضا میں وہ جمہوری آزادیاں بحال کرتے تو شاید اسے اپوزیشن کے مقابلے میں ان کی پسپائی تصور کیا جاتا لیکن مغرب کی استعماری قوتوں نے ان کے خلاف جو مہم شروع کی اس کے نتیجے میں انہیں اپنے ملک اور پوری عرب دنیا میں ہیرو کی سی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ اس فضا میں وہ سوڈانی عوام کی جمہوری آزادیاں بحال کر دیں تو اس کا انہیں کوئی نقصان نہیں بلکہ بے پناہ فائدہ ہوگا اور اس کے بعد وہ ایوان اقتدار سے رخصت بھی ہو جائیں تو ان کی یہ رخصتی ایک مقبول رہنما کی حیثیت سے ہوگی، عوام کی نفرتوں کے ہدف کی حیثیت سے نہ ہوگی۔ اس میں ان کے ملک اور قوم کا بھی بھلا ہے اور ان کی ذات کا بھی، اس لیے انہیں اس کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ پارلیمنٹ کو بااختیار بنایا جانا چاہیے اور تمام جمہوری آزادیاں جلد از جلد بحال کر دی جانی چاہئیں۔

۲) عدلیہ کی مکمل آزادی و خود مختاری

کسی بھی معاشرے کی سب سے بنیادی ضرورت انصاف کا قیام ہے۔ ظلم اور حق تلفیوں کے خاتمے کے بغیر کسی معاشرے میں امن قائم نہیں ہو سکتا اور لوگ مطمئن اور پرسکون زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ اس مقصد کے لیے عدلیہ کی انتظامیہ سے مکمل آزادی اور اعلیٰ ترین حکمرانوں کی بھی عدالت میں جوابدہی کا یقینی بنایا جانا لازمی ہے۔ عدلیہ کا پورا نظام جس میں ججوں کا انتخاب اور تقرری وغیرہ سب شامل ہے، بنیادی طور پر عدلیہ کے ارکان ہی کے ہاتھ میں ہونا چاہیے اور عدلیہ کو حکومت سمیت معاشرے کے ہر طبقے کے